الہام مرزا صاحب قادیانی

خلاف آیت قرآنی

(مولوی حبیب اللہ صاحب کلرک دفتر نہر امرتسر کے قلم سے)

آیت قرآنی سورۃ البقرۃ پارہ سوم کے رکوع ۲ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ

"(یعنی) اللہ نہیں کوئی معبود مگر ایک خدا زندہ ہے ہمیشہ قائم رہنے والا نہیں پکڑتی اللہ کو اونگھ اور نہ نیند"

(عیسویت)

بائیبل کے حوالے اخبار فاروق قادیان مورخہ ۷۔ اپریل ۱۹۳۰ء صٹ پر ایک مضمون عیسائی مشن کی تردید میں بعنوان "ہمارا خدا اور عیسائیوں کا خدا" جناب مولوی محمد یعقوب صاحب احمدی مولوی فاضل آف قادیان کی طرف سے چھپا ہے۔ اس میں مولوی صاحب لکھتے ہیں۔

"خدا سو جاتا ہے بائیبل کا خدا غلبہ نیند کی وجہ سے بہت دفعہ سو بھی جاتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

(۱) "میں نے تھکی ہوئی جان کو آسودہ کیا اور ہر غمگین روح کو سیر کیا۔ اس پر میں جاگا اور نگاہ کی اور میری نیند مجھے میٹھی معلوم ہوئی۔" (یرمیاہ باب ۳۱ درس ۲۵ و ۲۶)

(۲) حضرت داؤد دعا کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"بیدار ہو کیوں سو رہتا ہے تو اے خداوند جاگ ہم کو ہمیشہ کیلئے ترک مت کر۔" (زبور باب ۴۴ درس ۲۳)

(۳) "اے میرے خدا۔ اے میرے رب اُٹھ اور میرے انصاف کیلئے

اور میرے فیصلے کیلئے جاگ۔" (زبور باب ۳۵ درس ۲۳)

(۴) "اے خداوند اپنے قہر میں اُٹھ اور میرے دشمنوں کو جوش وخروش کی مخالفت میں اپنے تئیں بلند کر اور میرے لئے جاگتا رہ۔" (زبور باب ۷ درس ۶)

(۵) "اے خداوند میرا کچھ گناہ اور تقصیر نہیں وہ دوڑتے ہیں اور آپ کو طیار کرتے ہیں پر میرے کسی قصور کے سبب نہیں تو مجھ سے ملنے کے لئے جاگ اور دیکھ۔ پس اے خداوند رب الافواج اسرائیل کے خدا ساری قوموں کا حال تجویز کرنے کیلئے جاگ"۔ (زبور باب ۵۹ درس ۴و۵)

(۶) "جاگنے والے کے خواب کی مانند اے خداوند جب تو جاگیگا تو اُن کی صورت کو حقیر جانیگا۔" (زبور باب ۷۳ درس ۲۰)

قرآن لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ فرما کر اس لغو عقیدے کی تردید کرتا ہے۔

(مسلمانیت)

الہام مرزا صاحب قادیانی اخبار "بدر" قادیان مورخہ ۶ فروری ۱۹۰۳ء کے صہ ۲۳ ۔ اخبار "الحکم" جلد ۷ نمبر ۵ صہ ۱۶ کالم اول اور کتاب "البشریٰ" کی جلد ۲ کے صہ ۷۹ پر ہے۔

"۳-فروری ۱۹۰۳ء :- اُصلی واصوم اسھر وانام واجعل لك انوار القدوم واعطیك ما یدوم ان اللہ مع الذین اتقوا"

(یعنی) "میں نماز پڑھونگا اور روزہ رکھونگا جاگتا ہوں اور سوتا ہوں اور تیرے لئے اپنے آنے کے نور عطا کرونگا۔ اور وہ چیز تجھے دونگا جو تیرے ساتھ ہمیشہ رہیگی۔ خدا ان کے ساتھ ہے جو تقوےٰ اختیار کرتے ہیں۔"

نوٹ قرآن شریف لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ فرما کر اس لغو عقیدہ کی تردید کرتا ہے۔

مرزا صاحب کا فتوےٰ "میں جانتا ہوں کہ قرآن کریم سے مخالف ہوکر

کوئی الہام صحیح نہیں ٹھیر سکتا۔" (تبلیغ رسالت جلد ۲ صفحہ ۲۵)

"ظاہر ہے جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اُس پر اعتبار نہیں رہتا۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۲۲۲)

نتیجہ مرزائیو! بتاؤ مرزا صاحب کے الہامات صحیح ہیں یا غلط؟ (حبیب اللہ)

کھلا عریضہ بخدمت جناب خلیفہ صاحب قادیانی

جناب میاں صاحب! آپ نے اپنے ٹریکٹ "ندائے ایمان" نمبر ۱ کے صفحہ ۴ میں فرمایا ہے۔ "جو سوالات کسی کے نزدیک حل طلب ہوں تو وہ ہم کو اطلاع دے ہم حل کرینگے۔ لہذا برائے مہربانی میرے مفصلہ ذیل سوال حل کر دیں۔

آپ کو معلوم ہے کہ جناب مرزا صاحب نے اپنے آپ کو "درثمین" "حقیقۃ الوحی" اور "ازالہ اوہام" حصہ اول میں مثیل آدم۔ مسیح۔ موسےٰ۔ ابراہیم۔ داؤد اور یعقوب علیہم السلام فرمایا ہے۔ بیشک کسی شخص کے اوصاف اور زندگانی کے واقعات اور حالات مطابق نہوں وہ مثیل ہونیکا اہل نہیں ہو سکتا۔ لہذا اگر اس اصول کے مطابق حضرت مرزا صاحب کی پیدائش اور زندگانی کی حالات کا مقابلہ مندرجہ بالا نبیوں سے کیا جائے تو واقعات مرزا صاحب کی تحریر کے برعکس ثابت ہوتے ہیں۔ مثلاً قرآن میں ارشاد ہے تو حضرت آدم علیہ السلام مع اپنی زوجہ شریفہ جنت میں داخل کئے گئے اور وہاں سے نکالے گئے اسیطرح حضرت یعقوب علیہ السلام کے فرزند ارجمند حضرت یوسف علیہ السلام میں جدائی ہوئی جس سے یعقوب علیہ السلام کی بصارت جاتی رہی اور یوسف علیہ السلام نے اپنے والد کو اپنے پاس بلایا تھا۔ اور عیسےٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے۔ ابراہیم علیہ السلام اپنے والد کے عقائد سے بیزار ہو کر ہجرت کر گئے تھے۔ اور خدا نے داؤد علیہ السلام کیلئے پہاڑوں کو مسخر کیا اور پہاڑ انکے ساتھ سورج ڈوبے اور سورج نکلے تسبیح کہتے تھے۔ لیکن مرزا صاحب جنت میں معیت اپنی حرم داخل کئے گئے نہ اُنکی کسی فرزند سے جدائی ہوئی۔ اور نہ مرزا صاحب بغیر باپ کے پیدا ہوئے اور نہ جناب ابراہیم علیہ السلام کیطرح اپنے وطن سے ہجرت کی۔ اور نہ کوئی پہاڑ انکے ماتحت مسخر کیا گیا۔ لہذا اس مقابلہ سے مرزا صاحب اپنے دعوے میں فیل ثابت ہوتے ہیں۔ پس جناب یہ معمے حل کریں کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنے آپ کو مثیل ان انبیاء کا کیوں کہا؟ (حافظ فضل الرحمٰن کلرک)